دارالافتاء جامعۃ العلوم [illegible] القرآن
SI-18-1 سیکٹر ... فون 021-38302683 021-32064664
الرقم المسلسل ____ تاریخ الوصول ____
رقم الایصال ____ تاریخ الاجراء ____

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دو بھائیوں نے ایک جگہ دو کنال مدرسے کے لئے مخصوص کی عمارت تعمیر کی استاد کو رکھا اور سات سال تک پڑھائی کا سلسلہ جاری رہا۔

اس کے بعد دونوں میں سے ایک بھائی نے مدرسے کا خرچ بند کر دیا اور دوسرے سے مدرسہ سنبھالا نہ گیا اور مدرسہ ویران ہو گیا۔ اب تقریباً آٹھ سال سے مدرسہ ویران ہے دوبارہ مدرسے کا آباد ہونا بھی مشکل ہے کیونکہ آبادی سے دور ہے۔ کیا اس مدرسے کی جگہ اور عمارت کو بیچ کر کسی دوسرے مدرسے میں اس کی رقم لگانا جائز ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

جو زمین ایک مرتبہ کسی مسجد یا مدرسے کے لئے وقف کر دی گئی تو اس موقوفہ زمین کی بیع و شراء شرعاً درست نہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ایک زمین وقف کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تصدق بأصلها لا يباع ولا يورث ولا يوهب"

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں بھی جب زمین اولاً مدرسے کے لئے وقف کر دی گئی تو اب اس کو بیچنے کی شرعاً اجازت نہیں بلکہ قرب و جوار کے علاقہ مکینوں اور مدرسے کے منتظمین پر لازم ہوگا کہ اس کی تعمیر اور آباد کاری کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

مع حاشیہ
لما فی الهداية: ٣/٦١٥

"وعندهما حبس العين على حكم ملك الله تعالى فيزول ملك الواقف عنه إلى الله تعالى على وجه تعود منفعته إلى العباد فيلزم ولا يباع ولا يوهب ولا يورث. واللفظ ينتظمهما والترجيح بالدليل لهما قول النبي لعمر حين أراد أن يتصدق

بأرض له تدعى ثمغ تصدق بأصلها لا يباع و
لا يورث و لا يوهب ولأن الحاجة ماسة إلى أن يلزم
الوقف منه ليصل ثوابه إليه على الدوام."

وفي الهندية: ٢/٣٥٠ ماجديه

"وعندهما: حبس العين على حكم ملك الله تعالى على وجه
تعود منفعته إلى العباد فيلزم ولا يباع ولا يوهب ولا يورث."

وفي الدر المختار: ٤/ ٣٣٨ سعيد

(وعندهما هو حبسها على) حكم (ملك الله تعالى
وصرف منفعتها على من أحب) ولو غنيا فيلزم،
فلا يجوز له إبطاله ولا يورث عنه، وعليه الفتوى
ابن كمال وابن الشحنة."

والله أعلم بالصواب.

كتبه: محمد آصف

المتخصص في الفقه الإسلامي

جامعة دار العلوم ياسين القرآن

١٦/٩/١٤٤٠

دار الافتاء

رئيس دار الافتاء

22 APR 2019

Scanned by CamScanner